Open Access
Al-Marjān
Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

Teachings of Torah in Musannaf Ibn Abī Shaybah : A comparison with contemporary Torah

مصنف ابن ابی شیبہ اور تعلیمات توراۃ: معاصر توراۃ سے تقابلی جائزہ

Authors Details

1. **Dr. Muhammad Qasim** (Corresponding Author)
   Lecturer, Faculty of Usuluddin (Islamic Studies), International Islamic University, Islamabad, Pakistan.
   Email: **muhammad.qasim@iiu.edu.pk**

Citation

Qasim, Dr. Muhammad." Teachings of Torah in Musannaf Ibn Abī Shaybah : A comparison with contemporary Torah. " *Al-Marjān Research Journal* 3,no.3, Jul-Sep (2025): 302−316.

Submission Timeline

Received: May 20, 2025
Revised: Jul 03, 2025
Accepted: Jul 10, 2025
Published Online: Jul 23, 2025

Article QR

Publication, Copyright & Licensing

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.
© 2023 Al-Marjān Research Center.
This is an open access article distributed under the terms of the **Creative Commons Attribution 4.0 International License (CC BY 4.0).**

Teachings of Torah in Musannaf Ibn Abī Shaybah : A comparison with contemporary Torah

مصنف ابن ابی شیبہ اور تعلیمات توراۃ: معاصر توراۃ سے تقابلی جائزہ

☆ڈاکٹر محمد قاسم

Abstract

This study examines the Ahadith in Imam Abū Bakr ʿAbd Allāh ibn Abī Shaybah's Al-Musannaf that quote or reference the Torah, offering insights into Muslim scholars' approaches to studying other religions' scriptures. The research explores the methodology employed by early Muslim scholars, particularly the Companions and Successors, in engaging with the Torah, assessing the authenticity of these traditions using principles of Hadith sciences. It further compares the teachings quoted in these Ahadith with the contemporary Torah to determine their presence, accuracy, and alignment. This comparative analysis reveals the extent to which the Torah was studied during the early Islamic period and evaluates the reliability of the methods used to transmit these findings. The study highlights the scholarly rigor of Muslim engagement with other religious texts, addressing both Muslim interest in understanding previous scriptures and non-Muslim or critical scholars' concerns about the authenticity of such references. By focusing on Al-Musannaf, the research underscores the historical and methodological significance of these Ahadith, contributing to the broader discourse on interreligious textual studies and the authenticity of cross-referenced religious narratives in Islamic tradition.

Keywords: Ahadith, Torah, authenticity, methodology, interreligious study, Al-Musannaf.

تعارف موضوع

حدیث اسلامی تعلیمات کے بنیادی مآخذ میں سے ایک ہے۔ کتب احادیث میں نہ صرف اسلامی احکام و عقائد کی تفصیلات ملتی ہیں بلکہ سابقہ شریعتوں اور اقوام کے واقعات وتعلیمات کا تذکرہ بھی موجود ہے۔ ان میں سے کچھ احادیث ایسی ہیں جو توراۃ سے متعلق معلومات فراہم کرتی ہیں، جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات، یہودیوں سے مکالمات، اور صحابہ و تابعین کے بیانات شامل ہیں۔ یہ مقالہ امام ابن ابی شیبہ کی کتاب المصنف میں موجود ان احادیث پر روشنی ڈالتا ہے جو توراۃ سے اقتباسات پیش کرتی ہیں۔ اس کا مقصد یہ سمجھنا ہے کہ صحابہ و تابعین نے دیگر مذاہب کی کتب کا مطالعہ کس طریقے سے کیا اور ان تعلیمات کو کس مقصد کے تحت بیان کیا۔ اس کے علاوہ، یہ تحقیق ان روایات کی سند کی صحت کا جائزہ لیتی ہے اور ان میں بیان کردہ توراۃ کے مندرجات کا موجودہ توراۃ سے موازنہ کرتی ہے تاکہ ان کی درستگی اور مطابقت کا تعین کیا جا سکے۔ یہ مطالعہ اسلامی علمی روایت میں سابقہ کتب کے مطالعہ کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔

سابقہ کام کا جائزہ

اہل کتاب اور مسلمانوں کے دینی ادب کے موازنہ کے حوالے سے جو سابقہ تحقیقات زیادہ تر قرآن کو موضوع سخن بناتی ہیں۔ قرآن کے حوالے سے بھی جو کام ہوا ہے وہ خاص توراۃ کو مد نظر رکھ کر نہیں کیا گیا بلکہ عمومی نوعیت کا ہے جس میں کہیں مکمل بائبل کے ساتھ موازنہ ہے یاں عمومی طور پر یہودی مذہب کو قرآن کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے جیسا کہ فضل الٰہی اصغر نے اپنی کتاب **"بائبل اور قرآن کی مشترکہ باتیں"** میں ان

☆ لیکچرر، فیکلٹی آف اصول الدین (اسلامک اسٹڈیز)، انٹرنیشنل اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد، پاکستان۔

باتوں کا تذکرہ ہے جو بائبل اور قرآن میں مشترک ہیں[1] اسی طرح عبدالرشید قادری نے اپنے پی ایچ ڈی کے مقالہ **"زبور کا تحقیقی جائزہ اور قرآن کے متعلقہ موضوعات سے موازنہ"** میں زبور کے مضامین کا قرآن کے متعلقہ موضوعات سے موازنہ کیا ہے۔[2] اسی طرح ایاز خان نے اپنے پی ایچ ڈی کے مقالہ **"اناجیل اربعہ کے اہم مضامین کا تحقیقی جائزہ قرآن حکیم کی روشنی میں"** میں اناجیل اربعہ کے چنیدہ مضامین کا قرآن کی روشنی میں جائزہ پیش کیا ہے[3]

اعجاز نقوی نے قرآن پاک اور پاک بائبل کے مضامین کا موازنہ اپنی کتاب میں کیا ہے اور دونوں کی مشترکہ اور اختلافی تعلیمات کو اجاگر کیا ہے۔[4]
محمد علی حسن نے قرآن پاک کی ان باتوں کو موضوع تحقیق بنایا ہے جن میں قرآن پاک نے بائبل کے مضامین کے برعکس حقائق بیان کیے ہیں۔[5]
خصوصی طور پر تورات کے حوالے سے اگر کوئی تحقیقی کام ہوا بھی ہے تو ایک تو وہ جزوی ہے یعنی مکمل توراۃ کے حوالے سے نہیں ہے دوسرا وہ خاص احادیث کے حوالے سے نہیں بلکہ عمومی نوعیت کا ہے۔ مزید یہ کہ وہ توراۃ کی قرآن وحدیث میں بیان کردہ باتوں کی تحقیق نہیں بلکہ توراۃ کی بیان کردہ باتوں کا عمومی تجزیہ ہے قرآن کی روشنی میں۔

کچھ محققین نے خصوصی طور پر توراۃ کو بھی موضوع تحقیق بنایا ہے لیکن وہ مکمل توراۃ کی بجائے جزوی کام ہے جیسا کہ صدیق شاکر نے اپنے مقالہ میں توراۃ کی کتاب احبار کا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں جائزہ پیش کیا ہے۔[6] اسی طرح آصف ہزاروی صاحب نے اپنے پی ایچ ڈی کے مقالہ میں توراۃ کی پہلی کتاب کے قرآن کے مضامین کے ساتھ موازنہ کو اپنی تحقیق کا موضوع بنایا ہے[7]

یہ تمام تحقیقی مقالہ جات اور کتب قرآن کے حوالے سے لکھے گئے ہیں۔ احادیث کے ساتھ موازنہ ومقارنہ کے حوالے سے بھی اگرچہ کام ہوا ہے لیکن وہ بہت تھوڑا ہے جیسا کہ محمد حسین میمن نے اپنی کتاب میں صحیح بخاری اور بائبل کا تقابلی جائزہ پیش کیا ہے۔[8]

درج بالا جائزے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اگرچہ اہل کتاب کی دینی کتب پر کافی تحقیقی کام ہوا ہے جس میں تقابلی نوعیت کا کام بھی شامل ہے لیکن اکثر تحقیق میں موازنہ قرآن کے ساتھ کیا گیا ہے احادیث کے ساتھ نہیں۔ دوسری بات یہ کہ خاص توراۃ کے حوالے سے تحقیق نہیں ہوئی عمومی طور پر بائبل پر بحث ہوئی ہے۔ جو کتب خاص توراۃ کے حوالے سے ہیں وہ مکمل توراۃ کی بجائے اس کی کسی ایک کتاب کا احاطہ کرتی ہیں۔ سب سے اہم بات یہ کہ بائبل یا اس کے کسی حصے کی تعلیمات کا تقابل کیا گیا ہے قرآن یا حدیث کے ساتھ یا ان کی تعلیمات کا جائزہ قرآن یا کتب احادیث کی روشنی میں لیا گیا ہے لیکن بائبل یا اس کے کسی ایک حصے کی وہ باتیں اور تعلیمات جن کو قرآن اور احادیث میں ان کتب کے حوالے

---

[1]Al-ʿAṣfahānī, al-Ḥusayn ibn Muḥammad. *Al-Mufradāt fī Gharīb al-Qurʾān*. Damascus–Beirut: Dār al-Qalam, 1st ed., 1412 AH, 1:560.
[2] Faḍlullāh Aṣghar, _Bāʾībil aur Qurʾān kī Mushtarik Bātayn_ (Lahore: Maktaba Dār al-Khuld, 1432 AH/2011 CE).
[3]Khān, Muḥammad Iyāz, _Anājīl Arbaʻa kay Aham Mazāmīn kā Taḥqīqī Jāʾiza Qurʾān Ḥakīm kī Rawshanī mayn_ (PhD diss., Bahāuddīn Zakariyā University, 1421 AH/2000 CE).
[4]Naqvi, Ejaz, _The Quran With or Against the Bible?_ (Bloomington: iUniverse, 1433 AH/2012 CE).
[5]Ḥasan, Muḥammad ʻAlī, _The Disagreement of the Quran with the Hebrew Bible_ (Beirut: Dār al-Kutub al-ʻIlmiyya, 1425 AH/2004 CE).
[6] Shākir, Muḥammad Ṣiddīq, _Safar al-Aḥbār kā Taḥqīqī Mutālaʻa Islāmī Taʻlīmāt kī Rawshanī mayn_ (Lahore: University of the Punjab, 1417 AH/1996 CE).
[7] Hazārwī, Muḥammad Āṣif, _Tawrāt kī Kitāb Paydāʾish kā Qurʾān kī Rawshanī mayn Nāqidāna Jāʾiza_ (n.p.: n.p., n.d.).
[8] Mayman, Muḥammad Ḥusayn, _Ṣaḥīḥ Bukhārī aur Bāʾībil: Aik Taqābulī Jāʾiza_ (Karachi: Idāra Taḥaffuz Ḥadīth Foundation, 1437 AH/2016 CE).

سے پیش کیا گیا ہے ان کی تحقیق پر کوئی کام ابھی تک سامنے نہیں آیا۔ لہٰذا اس بات کی ضرورت ہے کہ خاص طور پر احادیث کی کتابوں میں جہاں کہیں توراۃ یا بائبل کی کسی کتاب سے اقتباس دیا گیا ہے اس کی تحقیق کی جائے اور موجودہ توراۃ کے ساتھ اس کا تقابل کیا جائے۔

تحقیق کے اہداف و مقاصد

اس موضوع پر تحقیق کے درج ذیل اہداف و مقاصد حاصل ہو سکتے ہیں:

* مسلمانوں کے ہاں مطالعہ مذاہب کی روایت کی ابتدا اور اس کے تاریخی ارتقا کے بارے میں معلومات کا حصول۔
* مسلمانوں کے مطالعہ مذاہب کے طریقہ کار اور اس کی ثقاہت کا تجزیہ۔
* اسرائیلی روایات کے مصادر کا علم۔
* سابقہ آسمانی کتب کو بطور تائید پیش کرنے کے حوالے سے صحابہ اور تابعین کے منہج سے آگاہی۔

طریقہ تحقیق

اس مقالہ میں مصنف ابن ابی شیبہ کی ان احادیث پر تحقیق کی گئی ہے جن میں توراۃ کے کسی حکم کو بیان کیا گیا ہے۔ طریقہ تحقیق یہ کہ وہ تمام روایات جن میں توراۃ کی تعلیمات کو بیان کیا گیا ہے ان کو اکٹھا کرنے کے بعد ان کی صحت اور ضعف کے حوالے سے بحث کی گئی ہے۔ اور ان روایات میں بیان کردہ بات کا موازنہ موجودہ توراۃ سے کیا گیا ہے۔ اس سارے تحقیقی عمل میں بیانیہ اور تجزیاتی طریقہ تحقیق کو استعمال کیا گیا ہے۔

(1) شَاذَانُ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُبَيْدُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: كَانَ أَوَّلُ مَا نَزَلَ الْقُرْآنُ مِنَ التَّوْرَاةِ عَشْرَ آيَاتٍ وَهِيَ الْعَشْرُ الَّتِي أُنْزِلَتْ فِي آخِرِ الْأَنْعَامِ [9]

کعب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ توراۃ کی جو پہلی دس آیات نازل کی گئی تھیں وہ سورہ انعام کی آخری دس نازل کردہ آیات ہیں۔

یہ روایت کچھ اضافے کے ساتھ ایک اور جگہ پر بھی مصنف نے ذکر کی ہے۔

حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عِمْرَانَ الْجَوْنِيَّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَبَاحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبًا يَقُولُ: فَاتِحَةُ التَّوْرَاةِ فَاتِحَةُ سُورَةِ الْأَنْعَامِ، وَخَاتِمَةُ التَّوْرَاةِ خَاتِمَةُ سُورَةِ هُودٍ[10]

اس کی سند مقبول ہے ان شاء اللہ تعالی۔

یہ روایت سنن دارمی میں بھی اسی سند کے ساتھ بیان ہوئی۔[11] یہاں یہ بیان ہوا ہے کہ توراۃ میں سب سے پہلے جو دس آیات نازل ہوئیں وہ سورہ انعام کی آخری آیات ہیں۔ توراۃ کی پہلی کتاب میں تو تاریخ ہے ابتداء کائنات سے بنی اسرائیل کے مصر میں قیام تک کی۔ دوسری کتاب کتاب خروج کے پہلے اٹھارہ ابواب میں بھی اکثر و بیشتر تاریخی واقعات ہیں انیسویں باب میں کوہ سینا پر موسی علیہ السلام کو شریعت ملنے کا تذکرہ ہے اور اس کے بعد باقاعدہ احکام شریعت کا بیان ہے۔ احکام شریعت کے بیان کا آغاز احکام عشرہ سے ہوتا ہے جو کہ سورہ انعام کی آیت نمبر 151 تا 153

[9] Abū Bakr ibn Abī Shayba, _Al-Muṣannaf fī al-Aḥādīth wa al-Āthār_ (Riyadh: Maktabat al-Rushd, 1409 AH), 7:258, ḥadīth no. 35855, Kitāb al-Awā'il, Bāb Awwal mā Fu'ila wa man Fa'alahu.

[10] Abū Bakr ibn Abī Shayba, _Al-Muṣannaf_, 6:152, ḥadīth no. 30274, Kitāb mā Shubbiha min al-Qur'ān bi-al-Tawrāt wa al-Injīl.

[11] Al-Dārimī, 'Abdullāh ibn 'Abd al-Raḥmān, _Sunan al-Dārimī_ (Saudi Arabia: Dār al-Mughnī li-al-Nashr wa al-Tawzī', 1st ed., 1421 AH/2000 CE), 4:2141, ḥadīth no. 3445, Kitāb Faḍā'il al-Qur'ān, Bāb Faḍā'il al-An'ām wa al-Suwar.

میں بیان کردہ احکام سے حیران کن مشابہت رکھتے ہیں۔ اس روایت سے اندازہ ہوتا ہے کہ اصل توراۃ کی ابتداء یہاں سے ہوتی ہے اس سے پہلے والا حصہ مقدس تاریخ کی حیثیت سے شامل کر لیا گیا ہے۔

وہ احکام توراۃ میں ان الفاظ میں بیان ہوئے ہیں:

"تمہیں کوئی بھی مورتی نہیں بنانا چاہئے۔ کسی بھی اس چیز کی تصویر یا بُت مت بناؤ جو اوپر آسمان میں یا نیچے زمین میں ہو یا پانی کے نیچے ہو۔ بُتوں کی پرستش یا کسی قسم کی خدمت نہ کرو کیوں؟ کیوں کہ میں خداوند تمہارا خدا ہوں۔ میرے لوگ جو دوسرے خداؤں کی عبادت کرتے ہیں۔ میں ان سے نفرت کرتا ہوں۔۔۔۔۔ سبت کو ایک خاص دن کے طور پر منانے کا خیال رکھنا۔ تم ہفتے میں چھ دن اپنا کام کرو۔ لیکن ساتویں دن تمہارے خداوند خدا کے آرام کا دن ہے۔ اس دن کوئی بھی آدمی چاہیں۔ تم، بیٹے اور بیٹیاں تمہارے غلام اور داشتائیں جانور اور تمہارے شہر میں رہنے والے سب غیر ملکی کام نہیں کریں گے۔۔۔ اپنے ماں باپ کی عزت کرو۔ یہ اس لئے کرو کہ تمہارے خداوند خدا جس زمین کو تمہیں دے رہا ہے اس میں تم ساری زندگی گزار سکو۔

تمہیں کسی آدمی کو قتل نہیں کرنا چاہئے۔ تمہیں بدکاری کے گناہ نہیں کرنا چاہئے۔ تمہیں چوری نہیں کرنی چاہئے۔ تمہیں اپنے پڑوسیوں کے خلاف جھوٹی گواہی نہیں دینی چاہئے۔ دوسرے لوگوں کی چیزوں کو لینے کی خواہش نہیں کرنی چاہئے۔ تمہیں اپنے پڑوسی کا گھر، اسکی بیوی، اسکے خادم اور خادمائیں، اسکی گائیں اسکے گدھوں کو لینے کی خواہش نہیں کرنی چاہئے۔ تمہیں کسی کی بھی چیز کو لینے کی خواہش نہیں کرنی چاہئے۔"[12]

سورہ انعام کی مذکورہ بالا آیات کا ترجمہ بھی ملاحظہ فرمائیں

"آپ کہیے کہ آؤ میں تم کو وہ چیزیں پڑھ کر سناؤں جن (یعنی جن کی مخالفت) کو تمہارے رب نے تم پر حرام فرمادیا ہے، وہ یہ کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھہراؤ اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرو اور اپنی اولاد کو افلاس کے سبب قتل مت کرو۔ ہم تم کو اور ان کو رزق دیتے ہیں اور بے حیائی کے جتنے طریقے ہیں ان کے پاس بھی مت جاؤ خواہ علانیہ ہوں خواہ پوشیدہ، اور جس کا خون کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے اس کو قتل مت کرو، ہاں مگر حق کے ساتھ ان کا تم کو تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم سمجھو۔ و ریتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر ایسے طریقے سے جو کہ مستحسن ہے یہاں تک کہ وہ اپنے سن رشد کو پہنچ جائے اور ناپ تول پوری پوری کرو، انصاف کے ساتھ، ہم کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے۔ اور جب تم بات کرو تو انصاف کرو، گو وہ شخص قرابت دار ہی ہو اور اللہ تعالیٰ سے جو عہد کیا اس کو پورا کرو، ان کا اللہ تعالیٰ نے تم کو تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم یاد رکھو۔ اور یہ کہ یہ دین میرا راستہ ہے جو مستقیم ہے سو اس راہ پر چلو اور دوسری راہوں پر مت چلو کہ وہ راہیں تم کو اللہ کی راہ سے جدا کر دیں گی۔ اس کا تم کو اللہ تعالیٰ نے تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم پرہیزگاری اختیار کرو"[13]

---

[12]Al-Kitāb *al-Muqaddas*, Khurūj, 20:12.
[13] Al-Qur'ān, *Hūd*, 11:151–153.

اس روایت میں بیان کردہ بات کی تصدیق موجودہ توراۃ سے ہو رہی ہے۔

(2) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: قَالَ كَعْبٌ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ يَأْخُذُ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ، فَيُفْتَحُ لَهُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَرَأَ آيَةً مِنَ التَّوْرَاةِ أَضْرَابًا قَدَمَايَا نَحْنُ الْآخِرُونَ الْأَوَّلُونَ [14]

کعب فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے جنت کے دروازے کو محمد ﷺ پکڑیں گے اور ان کے لئے دروازہ کھولا جائے گا پھر انہوں نے توراۃ کی ایک آیت تلاوت کی أَضْرَابًا قَدَمَايَا نَحْنُ الْآخِرُونَ الْأَوَّلُونَ۔ اس سند میں عبدالملک بن عمیر مصعب سے بیان کرتے ہیں اور ان سے مسعر۔ عبدالملک بن عمیر مدلس راوی ہیں جیسا کہ امام دارقطنی اور ابن حبان رحمہما اللہ نے فرمایا ہے[15] اور یہ روایت بھی عن سے کر رہے ہیں۔ یہ مختلط راوی ہیں اور حافظہ مضبوط نہیں۔ یحیی بن معین نے ان کو مختلط جبکہ امام احمد بن حنبل نے مضطرب الحدیث قرار دیا ہے۔ ابو حاتم نے بھی ان کے حافظہ کی کمزوری اور آخر عمر میں تغییر حافظہ کا تذکرہ کیا ہے[16] یہ روایت حلیۃ الاولیاء مین بھی اسی سند کے ساتھ مروی ہے [17]

لیکن یہ روایت عبداللہ بن مبارک کی کتاب الزہد میں ایک اور سند کے ساتھ بھی مروی ہے لیکن اس میں الفاظ تھوڑے سے مختلف ہیں۔

نُعَيْمٌ قَالَ: نا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: أنا مِسْعَرٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ كَعْبٌ: " إِنَّ أَوَّلَ مَنْ يَأْخُذُ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ، فَيُفْتَحُ لَهُ مُحَمَّدٌ، ثُمَّ قَرَأَ آيَةً مِنَ التَّوْرَاةِ: أخرايا قدمايا [18]

اس کے تمام رواۃ ثقہ ہیں۔

یہ بات عہد نامہ قدیم کے مطالعہ میں سامنے نہیں آئی۔

(3) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: " مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ: لَا تَخُنِ الْخَائِنَ، خِيَانَتُهُ تَكْفِيكَ [19]

ھشام بن عروہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ توراۃ میں لکھا ہوا کہ خیانت کرنے والے سے خیانت نہ کر اس کی خیانت تیرے لئے کافی ہو جائے گی۔

یعنی اس کی خیانت کی وجہ سے اس کو جو نقصان پہنچے گا وہ تمہارے لئے بدلہ ہو جائے گا۔ اس کے رواۃ ثقہ ہیں۔ یہ روایت احمد بن حنبل کی الزھد میں بھی ہے[20] لیکن اس میں توراۃ کی جگہ حکمت کا لفظ ہے۔

---

[14] Abū Bakr ibn Abī Shayba, _Al-Muṣannaf_, 6:304, ḥadīth no. 31648, Kitāb al-Faḍā'il, Bāb mā A'ṭā Allāh Ta'ālā Muḥammadan Ṣallā Allāhu 'alayhi wa Sallam.

[15] Al-'Asqalānī, Abū al-Faḍl Aḥmad ibn 'Alī, _Ṭabaqāt al-Mudallisīn: Ta'rīf Ahl al-Taqdīs bi-Marātib al-Mawṣūfīn bi-al-Tadlīs_ (Amman: Maktabat al-Manār, 1403 AH/1983 CE), 41.

[16] Barakāt ibn Aḥmad ibn Muḥammad, _Al-Kawākib al-Nayyirāt fī Ma'rifat man min al-Ruwāt al-Thiqāt_ (Beirut: Dār al-Ma'mūn, 1402 AH/1981 CE), 486.

[17] Al-Aṣbahānī, Abū Nu'aym Aḥmad ibn 'Abdullāh, _Ḥilyat al-Awliyā' wa Ṭabaqāt al-Aṣfiyā'_ (Egypt: Dār al-Sa'āda, 1394 AH/1974 CE), 5:388, Dhikr Ahl al-Ṣuffa.

[18] Ibn al-Mubārak, 'Abdullāh, _Kitāb al-Zuhd wa yalīhi Kitāb al-Raqā'iq_ (Beirut: Dār al-Kutub al-'Ilmiyya, 1419 AH), 2:120, Bāb Ṣifat al-Nār.

[19] Abū Bakr ibn Abī Shayba, _Al-Muṣannaf_, 4:539, ḥadīth no. 22945, Bāb fī al-Rajul Yakūnu lahu 'alā al-Rajul al-Dayn fa-Yajḥaduhu.

[20] Aḥmad ibn Ḥanbal, _Al-Zuhd_ (Beirut: Dār al-Kutub al-'Ilmiyya, 1420 AH/1999 CE), 88, ḥadīth no. 546, Baqiyyat Zuhd 'Īsā 'alayhi al-Salām.

یہ بات خیانت کے لفظ کے ساتھ عہد نامہ قدیم سے نہیں ملی البتہ کچھ نصوص اس طرح کی ملتی ہیں، جس نے زمین میں گڑھا کھود کر اسے گہرا کیا وہ اپنی کھودی ہوئی خندق میں خود گر جاتا ہے۔ جو مصیبت وہ کھڑی کرتا ہے وہ اسی پر آجاتی ہے۔ اس کا تشدد اسی پر نازل ہوتا ہے۔[21]

(4) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: " بَلَغَنِي أَنَّهُ مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ: الرِّفْقُ رَأْسُ الْحِكْمَةِ[22]

حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی کہ توراۃ میں مکتوب ہے کہ نرمی حکمت کی اصل ہے۔

یہ سند صحیح ہے۔ اس طرح کی کوئی بات توراۃ کے مطالعہ سے سامنے نہیں آئی۔

(5) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ يَكُونُ وَجْهُكَ بَسْطًا وَكَلِمَتُكَ طَيِّبَةً، تَكُونُ أَحَبَّ إِلَى النَّاسِ مِنَ الَّذِينَ يُعْطُونَهُمُ الْعَطَاءَ[23]

حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ توراۃ میں مکتوب ہے کہ تمہاری بات اچھی ہو اور تیرا چہرہ کشادہ ہو تو لوگوں کے لئے مال دینے والوں سے زیادہ محبوب ہو جائے گا۔

اس کی سند بھی اوپر مذکور حدیث والی ہے۔ اس روایت میں بیان کردہ بات الفاظ کے معمولی فرق کے ساتھ اس طرح بیان ہوئی ہے۔

"بیٹا احسان کے ساتھ ملامت نہ کر اور عطیہ کو درشت گوئی سے برباد نہ کر۔ کیا اوس گرمی کو ٹھنڈا نہیں کرتی؟ ایسے ہی اچھی بات عطیہ سے افضل ہے۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ کلام عطیہ سے افضل ہے اور وہ دونوں راستکار آدمی کے پاس ہیں۔"[24]

یعنی کسی کو کچھ دے کر احسان جتلانے سے بہتر ہے کہ کچھ نہ دیا جائے بس خوشدلی کے ساتھ بات کرلی جائے۔

(6) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: " بَلَغَنِي أَنَّهُ مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ: كَمَا تَرْحَمُونَ تُرْحَمُونَ[25]

حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی کہ توراۃ میں مکتوب ہے کہ تم رحم کرو تم پر بھی رحم کیا جائے گا۔ اس کی سند بھی اوپر مذکور حدیث والی ہے۔ توراۃ میں اس بات کا تذکرہ ہے کہ اگر کوئی شخص لوگوں پر رحم کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر برکتیں نازل فرماتے ہیں جیسا کہ کتاب تثنیۂ کی یہ عبارت "جو مسافر اور یتیم اور بیوہ عورتیں تیرے پھاٹکوں کے اندر ہیں وہ آئیں اور کھائیں اور سیر ہوں تاکہ تیرا خداوند تیرا خدا تیرے ہاتھوں کے ان سب کاموں میں جو تو کرتا ہے تجھے برکت بخشے۔"[26]

یہی مضمون کتاب تثنیۂ کے پندرھویں باب کی آیت نمبر دس میں بھی ہے۔ ایک اور جگہ اس طرح مذکور ہے کہ جو انسانوں پر رحم نہیں کرتا وہ مغفرت کا حقدار نہیں۔

[21] Al-Kitāb *al-Muqaddas*, Zabūr, 7:15–16.
[22] Abū Bakr ibn Abī Shayba, _*Al-Muṣannaf*_, 5:209, ḥadīth no. 25308, Kitāb al-Adab, Bāb mā Dhukira fī al-Rifq wa al-Tu'ada.
[23] Abū Bakr ibn Abī Shayba, _*Al-Muṣannaf*_, 5:212, ḥadīth no. 25338, Kitāb al-Adab, Bāb mā Dhukira fī Ḥusn al-Khuluq wa Karāhiyat al-Fuḥsh.
[24] Al-Kitāb *al-Muqaddas*, Yashū' ibn Sīrākh, 18:15.
[25] Abū Bakr ibn Abī Shayba, _*Al-Muṣannaf*_, 5:215, ḥadīth no. 25365, Kitāb al-Adab, Bāb mā Dhukira fī al-Raḥma min al-Thawāb.
[26] Al-Kitāb *al-Muqaddas*, Tathniya Shar', 14:29.

"وہ اپنے ہم جنس انسان پر رحم نہیں کرتا تو اپنے گناہوں کی معافی کیونکر مانگتا ہے؟"[27]

انسان جیسا سلوک لوگوں سے کرتا ہے اس سے بھی ویسا ہی سلوک کیا جاتا ہے اور جس طرح کا بیج بوتا ہے اسے اسی طرح کا پھل نصیب ہوتا ہے اس طرح کا مضمون عہد نامہ قدیم کی کتاب ایوب میں بیان ہوا ہے۔

"جو بدی کا ہل چلاتے ہیں اور رنج کا بیج بوتے ہیں وہ اسی کو کاٹتے ہیں۔"[28]

اوپر مذکور تین احادیث میں موجود باتوں کو امام وکیع نے بھی اپنی کتاب الزھد میں ھشام بن عروہ سے توراۃ کے حوالے سے بیان کیا ہے۔[29] اس کے تمام رواۃ بھی ثقہ ہیں۔

(7) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: " مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ: أَحْبِبْ حَبِيبَكَ وَحَبِيبَ أَبِيكَ [30]

حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ توراۃ میں مکتوب ہے کہ اپنے دوست سے محبت کر اور اپنے باپ کے دوست سے محبت کر۔ یہ بات بائبل کی کتاب امثال میں مذکور ہے۔

"اپنے دوست اور اپنے باپ کے دوست کو ترک نہ کر۔"[31]

اس ساری بحث سے اندازہ ہوتا ہے کہ عروہ بن زبیر رحمہ اللہ کا مطالعہ توراۃ مستند تھا کیونکہ ان کی بتائی ہوئی باتیں آج بھی موجود ہیں۔

(8) حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: إِنَّهُ لَمَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ: لَقَدْ أَعَدَّ اللَّهُ لِلَّذِينَ تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ مَا لَمْ تَرَ عَيْنٌ وَلَمْ تَسْمَعْ أُذُنٌ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ, وَمَا لَا يَعْلَمُهُ مَلَكٌ وَلَا مُرْسَلٌ, قَالَ: وَنَحْنُ نَقْرَأُهَا: {فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ}] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ[32]

عبداللہ کہتے ہیں کہ توراۃ میں لکھا ہوا ہے جن کے جسم بستروں سے الگ رہتے ہیں (یعنی رات کی عبادت کرتے ہیں) ان کے لئے اللہ تعالی نے ایسی نعمتیں تیار کی ہیں جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھیں اور نہ کانوں نے ان کے بارے میں سنا ہے اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال آیا ہے اور نہ کسی فرشتے یا رسول کو ان کا علم ہے اور فرمایا کہ ہم اس کو اس طرح پڑھتے ہیں {فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ}[33] انہوں نے یہ آیت آخر تک پڑھی۔

اس میں ابو اسحاق السبیعی مدلس ہیں[34] اور یہ روایت بھی عن سے ہے، ابو عبیدہ کے اپنے باپ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع میں اختلاف ہے اور ان کی اپنے باپ سے روایت کو تدلیس شمار کیا جاتا ہے۔[35] جبکہ انہوں نے یہاں سماع کی تصریح نہیں کی۔ یہ بات بھی توراۃ سے نہیں مل سکی۔

---

[27] Al-Kitāb *al-Muqaddas*, Yashū' ibn Sīrākh, 28:4.
[28] Al-Kitāb *al-Muqaddas*, Ayyūb, 4:8.
[29] Wakī' ibn al-Jarrāḥ, _*Al-Zuhd li-Wakī'*_ (Medina: Maktabat al-Dār, 1404 AH/1984 CE), 735, 776, 809, ḥadīth nos. 422, 458, 498.
[30] Abū Bakr ibn Abī Shayba, _*Al-Muṣannaf*_, 5:307, ḥadīth no. 26365, Kitāb al-Adab, Bāb fī al-Rajul Yaṣilu man kāna Abūhu Yaṣilu.
[31] Al-Kitāb *al-Muqaddas*, Amthāl, 27:10.
[32] Abū Bakr ibn Abī Shayba, _*Al-Muṣannaf*_, 7:34, ḥadīth no. 34003, Kitāb al-Janna, Bāb mā Dhukira fī al-Janna wa mā fīhā mimmā U'idda li-Ahlihā.
[33] Al-Qur'ān, *al-Sajda*, 32:17.
[34] Al-'Asqalānī, _*Tabaqāt al-Mudallisīn*_, 42.

(9) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَرْوَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: " وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَالنَّوَى لِبَنِي إِسْرَائِيلَ، إِنَّ فِي التَّوْرَاةِ مَكْتُوبٌ: يَا ابْنَ آدَمَ، اتَّقِ رَبَّكَ، وَابْرُرْ وَالِدَيْكَ، وَصِلْ رَحِمَكَ، أَمُدُّ لَكَ فِي عُمْرِكَ، وَأُيَسِّرُ لَكَ يُسْرَكَ، وَأَصْرِفُ عَنْكَ عُسْرَكَ [36]

کعب رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس ذات کی قسم جس نے بنی اسرائیل کے لئے دانے کو پھاڑا بے شک توراۃ میں لکھا ہے کہ اے ابن آدم اپنے رب سے ڈر، والدین سے نیکی کر اور صلہ رحمی کر میں تیری عمر دراز کروں گا اور تیرے لئے آسانی کروں گا اور تجھ سے تنگی دور کروں گا۔

اس کے تمام رواۃ ثقہ ہیں۔

اس روایت کو ھناد نے کتاب الزھد میں قبیصہ عن سفیان ثوری کی سند سے [37] اور ابن وھب نے الجامع میں موسی بن عقبی سے [38] بیان کیا ہے۔ حلیۃ الاولیاء میں بھی قتیبہ بن سعید عن جریر کی سند سے مذکور ہے۔[39] ابو نعیم نے اسے محمد بن المنکدر سے بھی روایت کیا ہے۔[40]

ھناد والی سند میں قبیصہ بن عقبہ سفیان ثوری سے بیان کرتے ہیں جبکہ تاریخ بغداد [41]، سیر اعلام [42] اور تھذیب الکمال میں موجود ہے کہ ابن معین کہتے ہیں کہ سفیان سے اس کی روایت مقبول نہیں۔[43]

ابن وھب والی روایت میں موسی بن عقبہ عطاء سے عن سے روایت کرتے ہیں جبکہ دار قطنی نے ان کو مدلس قرار دیا ہے۔[44] اور موسی سے بیان کرنے والے حفص بن میسرہ کو اگرچہ محدثین نے صالح الحدیث قرار دیا ہے [45] لیکن ان کے اوھام کی طرف بھی اشارہ کیا ہے [46]

مجموعی طور پر یہ روایت مقبول ہے ان شاءاللہ

یہ بات کتاب الخروج میں اس انداز میں بیان ہوئی ہے۔ "تو اپنے باپ کی اور اپنی ماں کی عزت کر۔ تا کہ تیری عمر اس ملک میں جو خداوند تیرا خدا تجھے دے دراز ہو" [47] دوسری جگہ یوں بیان ہوا ہے۔

"تو اپنے باپ کی اور اپنی ماں کی عزت کر۔ جیسا کہ خداوند تیرے خدا نے تجھے حکم فرمایا تاکہ اس ملک میں جو خداوند تیرا خدا تجھے دے گا تیری عمر درازی اور تیرا بھلا ہو۔" [48]

---

[35] Al-ʻAsqalānī, _Tabaqāt al-Mudallisīn_, 48.
[36] Abū Bakr ibn Abī Shayba, _Al-Muṣannaf_, 5:217, ḥadīth no. 25390, Kitāb al-Adab, Bāb mā Qālū fī al-Birr wa Ṣilat al-Raḥim.
[37] Hannād ibn al-Sarī, Abū al-Sarī, _Al-Zuhd li-Hannād ibn al-Sarī_ (Kuwait: Dār al-Khulafā' li-al-Kitāb al-Islāmī, 1406 AH), 2:426.
[38] Ibn Wahb, Abū Muḥammad ʻAbdullāh al-Qurashī, _Al-Jāmiʻ li-Ibn Wahb_ (Mansoura: Dār al-Wafā', 1426 AH/2005 CE), 156.
[39] Al-Aṣbahānī, _Ḥilyat al-Awliyā'_, 5:389.
[40] Al-Aṣbahānī, _Ḥilyat al-Awliyā'_, 3:150.
[41] Al-Khaṭīb al-Baghdādī, Abū Bakr Aḥmad ibn ʻAlī, _Tārīkh Baghdād_ (Beirut: Dār al-Gharb al-Islāmī, 1st ed., 1422 AH/2002 CE), 12:470.
[42] Al-Dhahabī, Shams al-Dīn Muḥammad ibn Aḥmad, _Siyar Aʻlām al-Nubalā'_ (Beirut: Mu'assasat al-Risāla, 1405 AH/1985 CE), 10:131.
[43] Al-Dhahabī, Abū ʻAbdullāh Muḥammad ibn Aḥmad, _Mīzān al-Iʻtidāl fī Naqd al-Rijāl_ (Beirut: Dār al-Maʻrifa li-al-Ṭibāʻa wa al-Nashr, 1382 AH/1963 CE), 3:383.
[44] Al-ʻAsqalānī, _Tabaqāt al-Mudallisīn_, 26.
[45] Al-Dhahabī, _Siyar Aʻlām al-Nubalā'_, 8:231.
[46] Al-Mizzī, Yūsuf ibn al-Zakī, _Tahdhīb al-Kamāl fī Asmā' al-Rijāl_ (Beirut: Mu'assasat al-Risāla, 1413 AH/1992 CE), 7:76.
[47] Al-Kitāb *al-Muqaddas*, Khurūj, 20:12.

اطاعت الٰہی کی وجہ سے عمر اور رزق میں برکت ہونے کو بھی توراۃ میں بیان کیا گیا ہے جیسا کہ کتاب تثنیۃ کی درج ذیل عبارت میں اس کی صراحت ہے: "بلکہ ان سب راہوں میں جن کی بابت خداوند تمہارے خدا نے فرمایا ہے چلتے رہو۔ تاکہ تم جیتے رہو اور تمہارا بھلا ہو اور اس ملک میں جس کے تم وارث ہو گے تمہارے دن بہت ہوں"[49]

اس حوالے سے ایک دوسری عبارت میں رزق میں اضافہ کے ساتھ امن کے حصول کا بھی تذکرہ ہے؛

"پس میرے قوانین اور قضاؤں پر عمل کرو تو تم زمین پر امن سے رہو گے اور زمین تمہیں اپنا پھل دے گی اور تم پیٹ بھر کر کھاؤ گے اور اس پر امن سے رہو گے۔"[50]

یہ بات تفصیل کے ساتھ کتاب احبار کے باب نمبر ۲۶ میں بھی بیان ہوئی ہے، اس طرح اس روایت میں بیان کردہ دونوں باتیں موجودہ توراۃ میں پائی جاتی ہیں۔ اس سے حضرت کعب کے مطالعہ توراۃ کی ثقاہت کا اندازہ ہوتا ہے۔

(10) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ حَبَّانَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: " أَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ: مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِاسْمِكَ، وَبِكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ مِنَ الشَّيْطَانِ وَشَرِّهِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِاسْمِكَ وَبِكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ مِنْ عِبَادِكَ وَشَرِّ عِبَادِكَ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ مِنْ خَيْرِ مَا تُسْأَلُ، وَمِنْ خَيْرِ مَا تُعْطِي، وَمِنْ خَيْرِ مَا تُبْدِي، وَمِنْ خَيْرِ مَا تُخْفِي، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ وَبِاسْمِكَ وَبِكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا تَجَلَّى بِهِ النَّهَارُ، لَمْ تُطِقْ بِهِ الشَّيَاطِينُ، وَلَا لِشَيْءٍ يَكْرَهُهُ، وَإِذَا قَالَهُنَّ إِذَا أَمْسَى كَمِثْلِ ذَلِكَ، غَيْرَ أَنَّهُ يَقُولُ: مِنْ شَرِّ مَا دَجَا بِهِ اللَّيْلُ[51]

کعب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ توراۃ میں ہے کہ جو بندہ صبح کے وقت یہ دعا پڑھے اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِاسْمِكَ۔۔۔۔۔۔

اے اللہ میں تیرے نام اور تیرے مکمل کلمات کی پناہ لیتا ہوں شیطان اور اس کے شر سے۔ اے اللہ میں تیرے نام اور تیرے مکمل کلمات کی پناہ لیتا ہوں تیرے بندوں اور ان کے شر سے۔ اے اللہ میں تیرے نام اور تیرے مکمل کلمات کے ساتھ وہ خیر مانگتا ہوں جس کا تجھ سے سوال کیا جاتا ہے اور وہ خیر جو تو عطا کرتا ہے اور وہ خیر جو تو ظاہر کرتا ہے اور جو تو چھپاتا ہے۔ اے اللہ میں تیرے نام اور تیرے مکمل کلمات کی پناہ لیتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جس کو سورج روشن کرتا ہے۔ شیطان اور اس کی ناپسندیدہ چیز اس کو نقصان نہیں پہنچائے گی۔ اور اگر کوئی شام کو پڑھے گا تو اس کو یہی کچھ ملے گا۔ اس میں یہ بھی کہے اس چیز کے شر سے جس پر رات اندھیرا کرتی ہے۔

اس میں ابوزرعہ عمرو بن جابر ضعیف ہے[52] یہ دعا بھی توراۃ میں نہیں ملی۔

(11) عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: " مَا تَقْرَءُونَ فِي الْقُرْآنِ {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا} فَإِنَّ مَوْضِعَهُ فِي التَّوْرَاةِ: يَا أَيُّهَا الْمَسَاكِينُ[53]

---

48 Al-Kitāb *al-Muqaddas*, Tathniya, 5:16.
49 Al-Kitāb *al-Muqaddas*, Tathniya, 5:33.
50 Al-Kitāb *al-Muqaddas*, Aḥbār, 25:18–20.
51 Abū Bakr ibn Abī Shayba, _Al-Muṣannaf_, 6:37, ḥadīth no. 29293, Kitāb al-Du‘ā’, Bāb mā Yustahabb an Yad‘ū bihi idhā Aṣbaḥa.
52 Al-Dhahabī, _Mīzān al-I‘tidāl_, 3:250.
53 Abū Bakr ibn Abī Shayba, _Al-Muṣannaf_, 7:167, ḥadīth no. 3504, Kitāb al-Zuhd, Bāb Khaythama ibn ‘Abd al-Raḥmān.

خیثمہ فرماتے ہیں کہ قرآن میں جو بات تم یا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا سے پڑھتے ہو وہ توراۃ میں یا أَيُّهَا الْمَسَاكِينُ کے لفظ سے ہے، اس کے تمام رواۃ ثقہ ہیں لیکن اعمش مدلس ہیں [54]

[55] یہ روایت احمد بن مروان الدینوری کی المجالسۃ وجواھر العلم میں بھی مروی ہے یہ روایت معجم ابن عربی [56] اور حلیۃ [57] میں بھی ہے مجموعی طور پر روایت مقبول ہے۔ یہ الفاظ عہد نامہ قدیم سے نہیں مل سکے۔

(12) حَفْصٌ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ كُرْدُوسٍ التَّغْلَبِيِّ، قَالَ: مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ اتَّقِ تُوقَهُ، إِنَّمَا التَّوَقِّي بِالتَّقْوَى، ارْحَمُوا تُرْحَمُوا، تُوبُوا يُتَبْ عَلَيْكُم [58]

کردوس ثعلبی کہتے ہیں کہ توراۃ میں لکھا ہے کہ تقوی اختیار کر تو بچایا جائے گا درحقیقت بچاؤ تقوی کے ساتھ ہے۔ رحم کرو تم پر رحم کیا جائے گا۔ توبہ کرو تمہاری توبہ قبول کی جائے گی۔

اس میں اشعث بن سوار ضعیف ہے۔ اسے ابن حبان، دار قطنی، نسائی اور ابوزرعہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔ [59] اور حفص بن غیاث مدلس ہے اور مختلط بھی اس کی کتاب سے روایت مقبول ہے [60]

اس روایت میں تین باتیں بیان ہوئی ہیں:

* تقوی اختیار کرنے سے ہی پیدا ہوتا ہے۔
* جو رحم کرتا ہے اس پر بھی رحم کیا جاتا ہے۔
* توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کی جاتی ہے۔

اس میں بیان کردہ پہلی بات کہ تقوی اور اللہ کا ڈر حاصل کرنے کے لئے اس کی پریکٹس کرنا پڑتی ہے اس کے لئے کوشش کرنا پڑتی ہے اس انداز میں ملتی ہے "تاکہ تو خداوند اپنے خدا سے ہمیشہ خوف کرنا سیکھے۔" [61]

ایک دوسری نص کچھ یوں ہے؛

"اور جب وہ اپنی سلطنت کے تخت پر بیٹھے تو لاوی کاہنوں کی کتاب کے مطابق اس شریعت کی ایک نقل اپنے لئے لکھوائے اور وہ اس کے پاس ہی رہے اور وہ اپنی زندگی کے سب دن اسے پڑھا کرے تاکہ خداوند اپنے خدا سے ڈرنا سیکھے۔" [62]

دوسری بات کہ جب انسان دوسروں پر رحم کرتا ہے تو اللہ تعالی بھی اس پر رحم کرتے ہوئے اسے برکتوں سے نوازتے ہیں اس پیرائے میں موجود ہے۔ "تو لاوی جس کا حصہ اور میراث تیرے ساتھ نہیں اور جو مسافر اور یتیم اور بیوہ تیرے پھاٹکوں کے اندر آئیں اور کھائیں اور سیر ہوں تاکہ خداوند تیرا خدا تیرے ہاتھ کے ان سب کاموں میں جو تو کرتا ہے تجھے برکت بخشے۔" [63] یہ بات اس انداز میں بھی موجود ہے۔

---

[54] Al-ʻAsqalānī, _Tabaqāt al-Mudallisīn_, 33.
[55] Al-Dīnawarī, Aḥmad ibn Marwān, _Al-Mujālasa wa Jawāhir al-ʻIlm_ (Beirut: Dār Ibn Ḥazm, 1419 AH), 6:137.
[56] Ibn al-Aʻrābī, Abū Saʻīd Aḥmad ibn Muḥammad, _Muʻjam Ibn al-Aʻrābī_ (Saudi Arabia: Dār Ibn al-Jawzī, 1418 AH/1997 CE), 3:1008.
[57] Al-Aṣbahānī, _Ḥilyat al-Awliyā'_, 4:116.
[58] Abū Bakr ibn Abī Shayba, _Al-Muṣannaf_, 7:246, ḥadīth no. 35729, Kitāb al-Zuhd, Bāb mā Qālū fī al-Bukā' min Khashyat Allāh.
[59] Al-Dhahabī, _Mīzān al-Iʻtidāl_, 1:264.
[60] Al-ʻAsqalānī, _Tabaqāt al-Mudallisīn_, 20.
[61] Al-Kitāb *al-Muqaddas*, Tathniya, 14:23.
[62] Al-Kitāb *al-Muqaddas*, Tathniya, 17:18–19.

"وہ اپنے ہم جنس انسان پر رحم نہیں کرتا تو اپنے گناہوں کی معافی کیونکر مانگتا ہے؟۔"[64]

البتہ تیسری بات ان الفاظ میں نہیں مل سکی۔

(13) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَيَّارًا أَبَا الْحَكَمِ، غَيْرَ مَرَّةٍ يُحَدِّثُ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا يَعْنِي قُبَاءَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَثْنَى عَلَيْكُمْ فِي الطُّهُورِ خَيْرًا أَفَلَا تُخْبِرُونِي قَالَ يَعْنِي قَوْلَهُ تَعَالَى: {فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ} [التوبة: 108] قَالَ , فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ , إِنَّا لَنَجِدُهُ مَكْتُوبًا عَلَيْنَا فِي التَّوْرَاةِ: الِاسْتِنْجَاءُ بِالْمَاءِ[65]

محمد بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) جب ہمارے پاس قباء میں تشریف لائے تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے طہارت کے معاملے میں تم لوگوں کی تعریف کی ہے کیا تم مجھے اس کے متعلق نہیں بتاؤ گے؟ دراصل نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اشارہ اس آیت کی طرف تھا "فیہ رجال یحبون ان یتطہروا" لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے تورات میں اپنے لئے پانی سے استنجاء کرنے کا حکم لکھا ہوا پایا ہے۔

یہ روایت اسی سند کے ساتھ مسند احمد بن حنبل میں بھی ہے۔[66] مسند احمد کے محقق نے اس روایت کو شہر بن حوشب کی وجہ سے ضعیف قرار دیا ہے اور اس کی تخریج کرتے ہوئے اس کے طرق کا تفصیلی تذکرہ کیا ہے۔[67]

توراۃ میں پانی سے استنجا کرنے کا حکم نہیں ملا البتہ ناپاکی کی حالت میں غسل کرنے کا حکم دیا گیا ہے جیسے کتاب احبار میں کچھ ناپاک چیزوں کا تذکرہ کرنے کے بعد کہا گیا ہے۔

"تو ہر ایک جو ان میں سے کسی کو چھوئے وہ شام تک ناپاک رہے گا اور وہ پاک چیزوں میں سے نہ کھائے بلکہ اپنا بدن پانی سے دھوئے"[68]

کتاب احبار کا باب نمبر ۱۵ پورا غسل کے احکام اور اس کو واجب کرنے والی چیزوں سے متعلق ہے۔

اسی طرح یہ بھی مذکور ہے:

"اگر تمہارے درمیان کوئی ایسا مرد ہو جو رات کے خواب کے سبب سے ناپاک ہو تو وہ خیمہ گاہ سے باہر نکل جائے اور خیمہ گاہ میں نہ آئے پر جب شام ہونے لگے تو وہ پانی سے غسل کرے"۔[69]

مختصر یہ کہ یہ بات اس سیاق میں توراۃ میں موجود نہیں البتہ مطلقا صفائی اور طہارت کے احکام بکثرت موجود ہیں۔

(14) جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنِ ابْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: فِي التَّوْرَاةِ الَّتِي أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى مُوسَى أَنَّهُ لَا يَكْشِفُ رَجُلٌ فَرْجَ امْرَأَةٍ وَابْنَتِهَا إِلَّا مَلْعُونٌ مَا فَصَّلَ لَنَا حُرَّةً وَلَا مَمْلُوكَةً[70]

---

[63] Al-Kitāb *al-Muqaddas*, Tathniya, 14:29.
[64] Al-Kitāb *al-Muqaddas*, Yashū‘ ibn Sīrākh, 28:4.
[65] Abū Bakr ibn Abī Shayba, _*Al-Muṣannaf*_, 1:141, ḥadīth no. 1630, Kitāb al-Ṭahārāt, Bāb man kāna Yaqūlu idhā Kharaja min al-Ghā’iṭ fa-al-Yastanjī bi-al-Mā’.
[66] Aḥmad ibn Muḥammad ibn Ḥanbal, _*Musnad al-Imām Aḥmad ibn Ḥanbal*_ (Beirut: Mu’assasat al-Risāla, 1422 AH/2001 CE), 39:254, ḥadīth no. 23833, Ḥadīth Muḥammad ibn ‘Abdullāh ibn Salām.
[67] Aḥmad ibn Ḥanbal, _*Musnad al-Imām Aḥmad ibn Ḥanbal*_, 39:254–255.
[68] Al-Kitāb *al-Muqaddas*, Aḥbār, 22:6.
[69] Al-Kitāb *al-Muqaddas*, Tathniya, 23:10–11.

ابن منبہ فرماتے ہیں کہ جو تورات اللہ نے حضرت موسی پر نازل کی اس میں ہے کہ جو شخص بھی کسی عورت اور اس کی بیٹی کی شرمگاہ کو دیکھے وہ ملعون ہے۔ ہمارے لئے آزاد اور لونڈی کے حوالے سے (اس معاملے میں) کوئی فرق نہیں بیان کیا گیا۔

یہ سند صحیح ہے یہ روایت مصنف عبدالرزاق میں بھی معمولی فرق کے ساتھ مروی ہے۔

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ مُنَبِّهٍ، يَقُولُ فِي التَّوْرَاةِ: «مَلْعُونٌ مَنْ نَظَرَ إِلَى فَرْجِ امْرَأَةٍ وَ ابْنَتِهَا [71] اس کی سند صحیح ہے۔

اس روایت میں دراصل یہ کہا گیا ہے کہ جو شخص اپنی ساس سے جماع کرتا ہے وہ ملعون ہے یہ بات موجودہ توراۃ میں بھی موجود ہے

"ملعون ہے وہ جو اپنی ساس کے ساتھ ہم بستر ہوتا ہے تو سب لوگ کہیں آمین" [72]

نتائج وحاصلات

مذکورہ بالا بحث سے درج ذیل نتائج تحقیق سامنے آتے ہیں:

مسلمانوں کے ہاں لفظ توراۃ کا استعمال

کچھ احادیث ایسی ہیں جن میں بیان ہوا ہے کہ یہ بات توراۃ لیکن یہ بیان کردہ باتیں عہد نامہ قدیم کی دیگر کتب سے ملی ہیں اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ابتداء میں مسلمانوں کے ہاں پورے یہودی مذہبی ادب کے لئے توراۃ کا لفظ استعمال کر لیا جاتا تھا۔

مسلمانوں کے ہاں اہل کتاب کے دینی ادب کے مطالعہ کی روایت

ان 14 احادیث میں سے 10 سند کے اعتبار سے قابل قبول ہیں جبکہ 4 ضعیف سند سے بیان ہوئی ہیں۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ محدثین نے شرعی احکام کو محفوظ کرنے کے ساتھ ساتھ مطالعہ ادیان سے متعلقہ روایات پر بھی خصوصی توجہ کا اہتمام کیا ہے۔ ان 14 میں سے 8 احادیث ایسی ہیں جن کو امام ابن ابی شیبہ کے علاوہ دیگر محدثین نے بھی اپنی کتب میں دیگر راویوں سے بیان کیا ہے کچھ کو بیان کرنے والے راوی دو سے بھی زیادہ ہیں جس سے پتہ چلتا ہے کہ مسلمانوں کے ہاں پہلی صدی سے ہی اہل کتاب کے دینی ادب کے مطالعہ کا رواج ہو گیا تھا۔ اور بہت سارے لوگ اس روایت کا حصہ تھے۔

ان احادیث میں توراۃ کی تعلیمات کو بیان کرنے کے لئے تین طرح کے الفاظ ہمیں ملتے ہیں کچھ روایات میں تو یہ الفاظ ہیں "قرأت فی التوراۃ" جس کا مطلب ہے کہ توراۃ کا براہ راست مطالعہ کیا گیا ہے۔ کچھ روایات میں "مکتوب فی التوراۃ" کے الفاظ ہیں جزم کے ساتھ اس بات کو بیان کرنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ راوی نے خود یہ بات توراۃ میں پڑھی ہے۔ تیسری طرح کی روایات وہ ہیں جن میں "بَلَغَنِي أَنَّ فِي التَّوْرَاةِ مَكْتُوبًا" یا اس سے ملتے جلتے الفاظ بیان ہوئے ہیں یہ دراصل اس بات کو واضح کرتے ہیں کہ راوی نے یہ بات خود توراۃ میں نہیں پڑھی بلکہ کسی ایسے شخص سے سنی ہے جو اس کے نزدیک معتبر ہے۔ بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ خبر ان کو کسی یہودی یا عیسائی سے حاصل ہوئی جس کا اس نے حوالہ دینا ضروری نہیں سمجھا کیونکہ عمومی رویہ حدیث کے راویوں کا یہ رہا ہے کہ وہ جس سے روایت کرتے ہیں اس کا تذکرہ کرتے ہیں یعنی توراۃ کے بارے میں مسلمانوں کی معلومات کا ایک مصدر ان کے ساتھ رہنے والے اہل کتاب بھی تھے۔

---

[70] Abū Bakr ibn Abī Shayba, _Al-Muṣannaf_, 3:482, ḥadīth no. 16249, Bāb al-Rajul Yakūnu taḥtahu al-Ama al-Mamlūka wa Ibntuhā fa-Yurīdu an Yaṭa’a Ummahā.

[71] Al-Ṣan‘ānī, ‘Abd al-Razzāq ibn Hammām, _Al-Muṣannaf_ (Beirut: Al-Maktab al-Islāmī, 1403 AH), 7:194, ḥadīth no. 12744, Kitāb al-Ṭalāq, Bāb Jam‘ bayn Dhawāt al-Arḥām fī Milk al-Yamīn.

[72] Al-Kitāb *al-Muqaddas*, Tathniya, 27:23.

عہد نامہ قدیم کے مستعمل نسخے

ان روایت میں جو باتیں توراۃ کے حوالے سے بیان ہوئی ہیں ان میں سے بہت سی باتیں عہد نامہ عتیق کی کتاب یشوع بن سیر اخ سے ملی ہیں۔ یہ دلچسپ بات ہے کہ عہد نامہ قدیم کی یہ کتاب پروٹسٹنٹ عیسائیوں کی بائبل میں شامل نہیں وہ اس کو مستند نہیں سمجھتے جبکہ کیتھولک عیسائیوں کی بائبل میں یہ کتاب الہامی کتاب کی حیثیت سے موجود ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے پاس عہد نامہ قدیم کے جو نسخے مستعمل تھے وہ کیتھولک بائبل کے قریب تر تھے۔

مسلم مطالعہ توراۃ کی تحقیقی حیثیت

ان احادیث میں کل 17 باتیں توراۃ کے حوالے سے بیان ہوئی ہیں جن میں سے 11 باتیں کسی نہ کسی شکل میں موجودہ توراۃ میں موجود ہیں اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے ہاں توراۃ کے مطالعہ کی روایت کافی بہتر تھی اور اس کو آگے منتقل کرنے کا انداز بھی مستند ہے۔

جو 11 باتیں عہد نامہ قدیم سے ملی ہیں ان میں سے 8 باتیں ان احادیث میں بیان ہوئی ہیں جو سند کے اعتبار سے مقبول ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ جتنی کسی روایت کی سند بہتر ہے اتنا ہی اس میں منقول باتوں کے عہد نامہ قدیم سے ملنے کے امکانات زیادہ ہیں۔ اس سے علم حدیث کی ثقاہت کا علم ہوتا ہے۔ یہ ایک لحاظ سے ان روایات کی ثقاہت کی خارجی شہادت بھی ہے۔

خلاصہ بحث

یہ مقالہ المصنف میں توراۃ سے متعلق احادیث کا جائزہ پیش کرتا ہے، جو Muslim scholars کے دیگر مذاہب کے مطالعہ کے طریقہ کار کو واضح کرتا ہے۔ تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ وتابعین نے توراۃ کی تعلیمات کو نہ صرف سمجھا بلکہ انہیں اسلامی سیاق میں بیان کیا۔ ان روایات کی سند کی جانچ سے ان کی استنادی حیثیت ثابت ہوتی ہے، جبکہ موجودہ توراۃ سے موازنہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ بعض تعلیمات میں مماثلت موجود ہے، لیکن کچھ اختلافات بھی ہیں۔ یہ مطالعہ اسلامی علمی روایت کی گہرائی اور دیگر مذاہب کے ساتھ تقابلی مطالعہ کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے، جو کہ آج کے دور میں بھی بین المذاہب مکالمہ کے لیے اہم ہے۔

تجاویز وسفارشات

* توراۃ سے متعلق دیگر کتب احادیث (مثلاً صحیح بخاری ومسلم) میں موجود روایات کا بھی تقابلی مطالعہ کیا جائے۔
* موجودہ توراۃ اور تاریخی مخطوطات کا موازنہ کرکے احادیث میں بیان کردہ اقتباسات کی گہرائی میں تحقیق کی جائے۔
* صحابہ وتابعین کے دیگر مذاہب کے مطالعہ کے طریقہ کار پر مزید تحقیقی مقالات تیار کیے جائیں۔
* بین المذاہب مکالمہ کو فروغ دینے کے لیے ایسی تحقیقات کو تعلیمی نصاب کا حصہ بنایا جائے۔
* علم حدیث کی استنادی اصولوں کی روشنی میں توراۃ سے متعلق روایات کی ڈیجیٹل ڈیٹابیس تیار کی جائے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Bibliography/کتابیات

* Al-Aṣfahānī, al-Ḥusayn ibn Muḥammad. Al-Mufradāt fī Gharīb al-Qurʾān. Damascus–Beirut: Dār al-Qalam, 1st ed., 1412 AH.
* Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl. Ṣaḥīḥ al-Bukhārī. Beirut: Dār Ṭawq al-Najāt, n.d.
* Abū Dāwūd, Sulaymān ibn al-Ashʿath. Sunan Abī Dāwūd. Beirut: Dār al-Fikr, n.d.
* Al-Ifrīqī, Ibn Manẓūr. Lisān al-ʿArab. Beirut: Dār Ṣādir, 3rd ed., 1414 AH.

* Amīr Ḥājj, Muḥammad ibn Muḥammad. Al-Taqrīr wa al-Taḥbīr. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyya, 2nd ed., 1403 AH.
* Aṣlaḥī, Maulānā Sulṭān Aḥmad. ʿUrf wa ʿĀda. n.p.: n.p., n.d.
* Ibn ʿĀbidīn, Muḥammad Amīn. Majmūʿa Rasāʾil Ibn ʿĀbidīn. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyya, n.d.
* Ibn ʿĀbidīn, Muḥammad Amīn. Nashr al-ʿUrf fī Bināʾ Baʿḍ al-Aḥkām ʿalā al-ʿUrf. n.p.: Markaz Anwār al-ʿUlamāʾ al-Dawlī li-al-Dirāsāt, n.d.
* Ibn al-Qayyim al-Jawziyya, Muḥammad ibn Abī Bakr. Iʿlām al-Muwaqqiʿīn. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyya, n.d.
* Kāsānī, ʿAlāʾ al-Dīn Abū Bakr ibn Masʿūd. Al-Badāʾiʿ wa al-Ṣanāʾiʿ fī Tartīb al-Sharāʾiʿ. Karachi: H.M. Saʿīd Company, n.d.
* Khilāf, ʿAbd al-Wahhāb. ʿIlm Uṣūl al-Fiqh. Cairo: Maktabat al-Daʿwa al-Islāmiyya, Shabāb al-Azhar, n.d.
* Miṣrī, Muḥammad Abū Zahra. Imām Mālik. Translated by ʿUbaydullāh Qudsī. Lahore: Shaikh Ghulām ʿAlī and Sons, n.d.
* Muslim ibn al-Ḥajjāj. Ṣaḥīḥ Muslim. Beirut: Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī, n.d.
* Sābiq, Sayyid. Fiqh al-Sunna. Cairo: Dār al-Fatḥ, n.d.
* Al-Shawkānī, Muḥammad ibn ʿAlī. Nayl al-Awṭār. Cairo: Dār al-Ḥadīth, 1st ed., 1413 AH.
* Al-Tirmidhī, Abū ʿĪsā Muḥammad ibn ʿĪsā. Sunan al-Tirmidhī. n.p.: n.p., n.d.
* Zaydān, ʿAbd al-Karīm. Al-Wajīz fī Uṣūl al-Fiqh. n.p.: Muʾassasat Qurṭuba, n.d.
* Al-Zuḥaylī, Wahba. Al-Fiqh al-Islāmī wa Adillatuh. Damascus: Dār al-Fikr, n.d.
* ʿIlm Uṣūl al-Fiqh: Ek Taʿāruf. n.p.: n.p., n.d.
* ʿUrf wa ʿĀda. n.p.: n.p., n.d.
* Al-Madkhal al-Fiqhī al-ʿĀmm. n.p.: n.p., n.d.
* Al-ʿUrf wa Atharuh fī al-Sharīʿa wa al-Qānūn. n.p.: n.p., n.d.).